رب یسر و تمم بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقم الحمد کی اب دل ستی توڑ — طبق میں صفحہ کی رکھتا ہوں جل جوڑ

ایہی ہر حرف بیوں اور در شہوار — جو اہل ہوشمند ہویں خریدار

الہی توبجہ ہے معبود رب کا — دیوں ہارا ہے تو مقصود سب کا

کیا قدرت ستی تو نے آسمان — زمیناں ہفت اور کئی جن و انسان

کگن کا تان کر منڈف ہر سو — دیا کر تہاں وہاں سورج چندر کو

کیا ہے بادشاہ یک کو زمیں کا — اوسے دہا توں کیا دو جگ کو دکھا

زمیں میں تخم نت دیکر اوسے جل — کہ لیوی اوس ستی جو پھول اور پھل

تیرے حکمیں عجب ہے باغبانی — دلاوی ابر سوں ہر شی کو پانی

دیا پانی سوں سب کو سرفرازی — ہر یک اشجار ہر شی کو درازی

اتھا جو تنیو کپڑا سو وہیچ تھا — زیادہ ایک سو دوسرا نہیں تھا

ننگی پاؤں کنکر خواران کھندل تے — چلی جنگل بھتر پہاڑاں او لنگ تے

رکھیں جب پگ تو جان تلوہاں میں چبتی — زمیں پر سو سو بھی تھپے لہو کی ڈبری

نہ سہسک او بدنکا پہاڑ کیڑا — لپٹیں مل دونو پاؤں کو چیرا

کدھیں ماندی ہو بیٹھی جہاڑ کی تل — کدھیں بولی اپکس کو ایک چل چل

کدھیں اپنے دیکھت یوں ناتوانے — اوڑاتے تھی انکھیاں نیں لاکو پانے

بچی ہو کو نیتے جب تلملاویں — جنگل کا جنکو میوا لا کھلاویں

او جیوں جیوں تیز ہو دھرتے اٹھی پاؤں — تو لستے کا نہ تھا آگی وہاں ناؤں

جیدھر دیکھو اودھر جنگل تہا — او کچلی نبکی بن سو لپٹے کہیل تھا

بھرے تھی وحشیاں اوس میں کم نام — بڑی بدشکل کے اقسام اقسام

گذر جا روز جب ہوتی اٹھی رات — تو ہوتا او جنگل تھا جیونکی ظلمات

بڑی جہاڑ انکی دانتن سو اندھارا — او تھاویں وحشیان ہر جا پکارا

بہتی سب وصلکی چشمہ سوں پانی
نوے سر سوں ہی پائی زندگانی

کہے یوں خواب ہے کیا یہہ خیال ہے
خوشی ایسی ہمن پر تو محال ہے

اپے حیرت میں گئی وقت مل او
نزاں ہنسنے لگی پھی خندہ رو ہو

ہوا پھر زندگی کا باغ گلزار
شگفتہ گل ہوئے رنگ کیے طرحدار

کہ ہونچا وصل کا جو او سکوں پانی
او پایا غنچہ پھر تو جوانی

ڈولیں شاخاں مو چیتی پھل او پھل
پڑی کر دیں او لگی جھہر کو تک تل

خوشی کی بجنی لاگی پھی نقارے
نحوست کے ہوئے سب گم ستارے

کیا ہے تہا اون اگر سعد انجم
نحوست کیسے اتھے سو سب ہوئی گم

ہما اگر کیا ہے سر پہ سایا
کیا مربوطہ پھر دولت کا پایا

مبارک باد آدتیا زمانہ
کیتے چاروں شکر کامل دوگانہ

نزاں بنتاہ اگر سمجار کتیں
او بد اندیش ظالم خواہ کتیں

منکا یا جلد تر کنیج غصے سوں
اوڑا یا دیے شتابی توپ کے موں